REGISTERD NO. A.700



اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈماسٹر یا پرنسپل صاحب سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈلات کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک شہورظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہیں کرسکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو پھر مہینہ کے اندر مزید تین ماہ کی قیمت بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھاسکتے ہیں۔ ورنہ اختیار شمالبلاغ است۔ بندہ پرور ایک شہور کیساریگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو اُنھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائیں وراس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گپ ہوجاتا ہے لیکن پیشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر یا دستہ منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب مثلاً آ گیا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شایع ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ نہ ہی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط [illegible]

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خطوط و منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

* لطف،

جرأت ماجد حکیم آغا طیب شلبی کا لال ...، مین بنکو حکیم ... جلد ... سے تیار کرکے ... خاصیتین ایک ہی ... خیرت جانیے ... کیجیے۔ اگر ... ورنہ ... کیجیے۔ قیمت ... محصولڈاک ... سید قاسم حسین دفتر اخبار اودھ

---

* لطف حیرزاہ کے استعمال کا بہترین زمانہ یہی موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان گلابی چٹھی میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۲ نمبر ۱۸

مضامین

۱۲ مئی ۱۹۲۸ء

حشمت الفاظ کی چھلبل

یعنی مخمس از معنی معطل

مولانا ... تسلیم۔

مخمس ذیل برائے خدمت عالی کرتا ہوں۔ زبان اُردو کو اونٹ تصور فرمایئے اور ایک اعرابی کے ہاتھ میں اس کی نکیل سمجھیے اور پھر غصے ہو کر بغور ملاحظہ فرمایئے کیا معنی کہ شاعر بے دل ہے وہ وہ موشگافیاں کی ہیں وہ وہ عالی طبع کے جوہر دکھائے ہیں کہ آپ کا بے ساختہ داد دینے کو جی چاہیگا جن لوگوں نے شاعری کو صرف شوکت الفاظ پر مبنی سمجھ رکھا ہے ان کے لیے یہ مخمس ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ ہوگا۔ بس دل ہی دل میں سمجھے جایئے کیا مجال کہ مفہوم (اگر کچھ ہو) زبان سے ادا ہو جائے۔ یہ ہے حشمت تخیل اور یہ ہے مضمون نگاری۔ زیادہ دیباچہ کی ضرورت نہیں ہے ناظرین سمجھدار ہیں خود سمجھ جائیں گے۔ وھو ھذا

ہلاک کشور اقلیم دل حباب ثبات — فریب وہم و گماں رنگ سنگ

نقیب فطرت عالم گمان ذوق ممات — کرم نمائے تجلی جنون اہل حیات

برائے ذرہ گئی عشق ہوس ...

حرام ستم جوش جاوداں ہوں میں — تصادم کرم عمر کا رواں ہوں میں

تبسم شکر عیسیٰ زماں جہاں ہوں میں — ... حرم ساز و دوستاں جہاں ہوں میں

فریب ہوش خودی ہو گئی ہے میری ذات

حواد ثات جنوں سلسلہ بے نقاب ہوئے — تجلیات قرون نادرا انتخاب ہوئے

تحیرات سکوں راز اضطراب ہوئے — مقدرات فسوں تاب جوش خطاب ہوئے

بیک نگاہ و کرم تسخیر خیال حیات

ہوائے صبح ازل جوش پر جمال چلی — نگاہ دوں ... کیوں سے کمال چلی!

خزاں جذبہ پندار ... چلی — تپ ... غرور ... چال چلی

کہ ہو گئے ہم اسیر ترقی جذبات

سیح جان شکستہ کے ... نہ کہا — ... انفعال نے ... نہ کہا

خراب شوق نے ساغر کہا ... نہ کہا — ہوائے درد نے حبیب ... کہا

گر نصیب ... کیوں ہوئی ہے بات

تجاہل ستم عذر خانہ کیا کہیے — تغافل نگہ عاشقانہ کیا کہیے

تصور برق پے آشیانہ کیا کہیے — تصور شوق ہوائے زمانہ کیا کہیے

ہوا ہے عشق کا عالم نگاہ بے اوقات

ہلاک خفیف زندگی ہوا ہوں میں — نگاہ خستہ دل ... ہوا ہوں میں

نیاز وصل یک ... ہوا ہوں میں — نگاہ ... ہوا ہوں میں

ہوا ہے ... سر بام ... اثبات

(ادائے غم ...) بھی نہ سہی — ... دل آئینہ ... بھی نہ سہی

دعائے مرگ تمنا ... بھی نہ سہی — ... بہار بھی نہ سہی

خراش آرزو ... وصل پہ آ گئی برسات

ہوا ہوں ناوک ... بیتابی — بنا ہوں ... خوابی

کلام میرا ہے ... اعرابی — دشام ... عالم ... سیمابی

ہیں ایک شاعر خوش فکر ہیں بلیغ مستقات

الراقم

بلیغ نغمانی ... باجر

بوا نصیبن بنام بے نقاب بیگم

اے بی اچھال چھکا شوخ شلیتا بغل میں پیٹا۔ ... خصم غا بیگم! میری تو یہ حیرانی کرو رہا ہوں پرانے زمانے کی آدمی ہوں ... کبھی گھر سے باہر قدم نہیں ... کی ... کر لیوں کو دیکھ کے میرے ہوش اڑتے ہیں کہ ... ایسا مزاج ہوا کہ جوان جہان لڑکی گلیوں میں خاک چھانتی پھرتی ہیں اور ... مردوں کی غیرت دیکھو کہ ... کی حمایت پر آمادہ ہیں۔ خیر ... ایک خدا ہے مگر غضب ... ساری دنیا آگ یہ بات ... بڑھ ... مردوں کے ... میں ... اری پھریں۔ خیر ... نہیں ... کون ؟ ... کرتی ہو۔ ... مردوں نے ... عورتوں نے کیا ... تم نے اپنے مضمون میں یہ کیا ... کہ پردہ اسلام کے خلاف ہے اور اسلام سے پہلے عورتیں پردہ کرتی تھیں۔ ... ایسا ... مولوی تھا جس نے تمہیں قرآن ... کی داڑھی میں ... ہو ... کی ... کہ پردہ کا حکم مسلمانوں ... کو دیا گیا۔ عورتوں سے کہا ... عورتیں ... چلیں ... میری جان بات بنا ... ہے کہ ... پردے کا حکم کہاں ... جواب ... کریں

ورنہ کی سخت حکم ہے تمام راہ چلتے ادھر ادھر گھومتے پھرتے ہیں گھر سے اسی لئے نکلتے ہیں کہ لازمی ہے کردہ یا جہ ہر دوست جہاں پاموریں جب دیکھنے جانے لگے... تو ایک سادگی کی تصویر بن جاتی ہے۔ بجز ہری میوہ ڈولی ہے کہ گرد نظر کے سات ساتھ رہتا ہے ادھر نگاہ کی ایک جہری کی ادھر وہ ملتفت ہو گیا ہیں چل گیا۔ کسی کی پاؤں کی لغزش جو ہرے پہ نظر آئی دکھیں اور حضرت صاحب بھوپ گئے کے لیں لیا سودا کا ایک شعر ہے

زلفیں ہان لکھری ہوئی جہرے پہ نگیں قیرزل
جس طرح ایک گھاٹ پہ بیٹھیں دو باگ

سنو یہی بخشو مردوں سے ہوتے ہیں زبردست پوشیدہ ہوتی ہیں وہاں پان مسشعدوں کی زبردستی اور عورت ذات کی کمزوری سے طرح طرح کے فساد اٹھ کھڑے ہوتے۔ اسکے علاوہ عورتوں کو بچے پالنے اور گھر کے کام کاج میں لگے رہنے کے باعث زیادہ حاجت گھر سے باہر قدم نکالنے کی نہیں ہے اسے بھی جانے دو عورت کا روٹی کپڑا مرد پہ فرض ہے روٹی کپڑا عورت پہ واجب نہیں کمانے کی نہیں تو پھر وہ بیچارا اپنے اس فرض کو کس طرح پورا کرے۔ اور جب یہ فرض مرد ادا کر رہا ہے تو اپنا بوجھ نے مجھے لیا نہیں کی ہوتی۔ جب شریعت نے نگاہ بھر کے دیکھنے کی ممانعت کی ہے اور مرد سے اپنا بوجھ بار سنبھالنے کی خاطر زیادہ گھر سے باہر نکلنے کے محتاج ہیں تو انہیں گھر سے

نکلنے کی صورت کبھی کبھار ہوتی ہے اور ہی ہے کہا گیا کہ ہو رہا کے بجائے اس نے کوئی [illegible] دیکھے گا نہ خرستی جانے کا سوال کا سوال پیدا ہی ہوتی ہی سی ویر کے لئے کیوں نہیں دیکھ سکے کسی نے جہ جہت سے کی سوال ہے۔ اعادہ [illegible] سفر آپ بے عدو ہمان ہے۔ خاندار کر تمہاری دم سے مقابلہ کرنا پڑے۔ قرن کثیر ہو۔

میری جو یہ بات جو معاملہ کی تہ کو اشتر رکھے گھائے گھاٹ کا پانی پی چکی جو لندن ولندن کی سیر کر چکی جو نزدی [illegible] کہ وہاں کیا ہو رہا ہے ایک زدی سا جھیرا افضت چتانے کی بدولت باشتوں کا ہجوم کاک کی گتیا کی طرح پیچھے پیچھے رہتا ہے ان میں سے کوئی دوستوں سے کچھ پردا نہیں رقیب کی گھات میں رہتا ہے اور کوئی سختہ پہ بھی ہر کردہ [illegible] جاتا اور کرد ادا کرتا ہے یہیں عورتوں اور مردوں کی لالی ہی جا ہیں اسی ادا پر مر گئیں۔ کہنے کو سب لا بی جا چونکہ مارے کہ یہ تہذیب ہے مگر کہیں تو صاف کیا ر اس تہذیب پر ... کئے اس تہذیب سے تو ایسی تہذیب خدا کی [illegible] ہے نری بے تہذیبی۔ عورتیں لاکھ مردوں کی برابری کریں مگر خدا نے دونوں کی حالتیں جدا جدا رکھی ہیں صورت شکل جدا ہے ازلی ڈول کی بناوٹ جدا ہے طبیعت کا انداز جدا ہے غرضیں جدا ہیں خاصیتیں جدا ہیں۔

شادی تو چھوڑ لیے مگر آج کل وہ تو گیا اب عورتیں بھی بورپ میں عکسوں کے ... پھرتی ہیں ... پڑتی ہیں ایک [illegible] کھیلتی ہیں مگر وہ سب سوا ہوتی ہیں وہ [illegible] میں ہاں آتی ہیں شکار کھیلتی ہیں تو بری بات ہے تمام خیال ہے ... کیا ابھی تو خلاف ... اس سے یا کچھری ... کیا ہم کیا ہوا۔ اپنے خود ... جب وہ عورتیں ہر دونوں کے کان کاٹتی تھیں ... عورتوں کی کوئی ... تھیں شادی سے عار تھا ... یہ قدم نہ رکھتی تھیں ... لارڈ ... کی ... بتائی ... کی دو کانوں کی کھڑکیاں توڑ دیں ... سوتی ... (...) جنہیں ... سے دھول چکھ ... سپاہیوں سے ... لاتے کچھ ... کہ ... جیل ... کیا ہوا؟ ہیں کہ کھیلیں نے زور بازو عاطر عورت ذات کی خاصیت ... کی خواہش لے

نمونہ قابل ادائے

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

اجلاس سید محمد احسن صاحب بہادر منصف بیا ... [illegible]

عدالت منصفی بیا ضلع بیا

[illegible]

[illegible]

... وغیرہ ... مدعا علیہ

[illegible]

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

المشتہر
حکیم سید محمد نواب بیت الشفا گیا (بہار)

پچاس روپیہ نقد انعام

[illegible]

منیجر وی آل انڈیا رائل سپریم ہاؤس اینڈ میڈیکل ورکس نمبر ۱۵ ... شہر

چنانچہ کچھ عرصہ جانے نہیں پاتا تھا کہ کوئی مرد اور
جھک مارنے لگا اور اوپر سے گھڑی پیٹ پر رکھ دی ٹپ سے
شوہر کو انھیں جانا ہی ساتھی ہوتا تھا اس سبب
ہی ساری دنیا کی مصیبت میں مبتلا ہیں پھر کیا کہ
لے کے مردوں کی برابری کر رہی ہیں اب کہ وہ بنا ئیگا
کہ پھر چلنے کا تا دار تو ساتھ ہے اور سہارا ہے گا
اسمیں عورت ذات مرد کا مقابلہ کس طرح کر سکتی
ہے ؟ اسوا اسکے مرد بوڑھا ہو جاتا ہے پر
ہی بوڑھا ہو جاتا ہے عورت جلد ہی بوڑھی ہو جاتی
جلدی بوڑھی ہوتی ہے پچاس برس کی ہو کر پاؤں
پھیلا کے بیٹھ رہتی ہیں اپنا سا منھ لے کے رہ گئی
مرد سا ٹھا پاٹھا بنا پھرتا ہے ۔ اتنی برس کے سن
میں بھی بیٹھ کے ہے ۔ ہے ... ہے ۔ یہی
ایک فرق ہے ۔ تمھاری کانفرنسوں کے ریزولیوشن
البتہ ہوا سے بھی نہیں [illegible]
کی چاہت میں بہت زور لگایا کہ ہی ہی کے
ہو جائیں [illegible]
پر ہو [illegible]

حسب دفعہ [illegible] ضابطہ دیوانی

نوٹس تنقیح ... وجہ ... عام

جناب سید حسن ... صاحب بہادر منصف [illegible]
بعدالت جناب ... صاحب بہادر منصفی مقام [illegible]
مقدمہ نمبر ۲۹ سنہ ۱۹۲۶ء

حامد [illegible]	مدعی سائل

بنام

ساکنان ... وغیرہ

بنام ... ساکن ...
... کا ... درخواست اس عدالت میں
گزری ہے ... کی جاوے
... اطلاع دی جاتی ہے کہ ... اصالتاً یا معرفت کسی
وکیل ... جواب دہی ... مقدمہ ...
تاریخ ... سنہ ۱۹۲۶ء اس عدالت میں حاضر ہو کر وجہ
کی ... اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست ...
تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی
آج بتاریخ ... سنہ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت
سے جاری کیا گیا

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

وقت حاضری ... ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

کوئی پیدا ہوا ۔ خدا نے جس چیز کو جس طرح پیدا کیا
ہے اُسی کے مطابق اسے چال چلنی لازم ہے اور یہ
جان ... کہ تم ... عورتیں بھی عقل ...
بھی حکیم ہوتی ہیں عورتیں بھی ہیں ...
ہیں تو ... تم ہی غلطی ہو ... آزاد لڑکیوں کی
عورتیں ... سے ... پردہ ... پھرتی ہیں اور
مردوں کی طرح تعلیم تربیت پاتی ہیں گو زوری
انگلستان ... کے ... مردوں ...
سے کتنی ... ترقی کی ؟ ۔ تم ...
گنا دو گی ۔ ... اور ...
دو ... سے ملتے ہیں دو ...
یاد ہیں دو چار تم بتا دو گی ۔ بس ...
کا ... ہے ...
عورتوں کے ... ہیں ...
دسیل کے ... دو چار ... عورت
سے مرد بن گئیں ... سے ... بھی ...
اس سے کیا ہوا ۔ ... نہیں ...

لین آخر میں بھی تو عورت ذات ہوں کوئی
مرد نہیں ... سامنے ... کوئی ...
... کی ... ہے ... بھی تمھاری
طرح ... آگ لگ جاتی ہے ...
... بھی ...
تمھاری ... بھی میری طرح کی عورت تھی ...

ضرورت ہے

سورج ... کمپنی ... ضلع ...
ضرورت ہے ... ایجنٹ ... ضلع ...
... ایجنٹ ... ایجنسی ...
... کمیشن یا ...
کو ... کے ... ہو گی
درخواست ... ضلع ...
ایک ایجنٹ مستقل ... کمپنی ...
مال ... مفصل ... کے واسطے ...
ٹکٹ ... درخواست ...

منیجر سورج ... کمپنی امرتسر

ابا جان کی اماں بھی عورت ہی تھیں ...
... کی شکل اصل ...
عجیب جاتا ہے مگر تمھاری ... بیٹی ...
کرتی ہوں کہ ... مرد کی بات ... عجیب
جاتی ہوں ... کرتے ...
ہو ... تیرا ... بھی مرد تھا ۔ تو بھی ... ہے
تیری ماں بھی ... تیری زندگی بھی ۔

جو تم ... بھی ... عورت ...
کی طرح بیویاں بھی آزاد ہو گئیں ایک ...
... اور ... ہیں ... ہیں
شوہر کی ... اور ...
کے حق میں کیا ... گی ... شوہر
کا ... سے ... جب
شوہر کا ... ہو گا ... بیچارہ ... کا
ہو کے رہ جائے گا جیسے ... گھری ...
نا معلوم ... جائے گا ... پردہ ...
واسطے ... کوئی فائدے کی بات نہ ہو گی ...
یقین رکھو کہ بے پردگی کی حالت میں یہ مصیبت
جلدی نازل ہو گی ... ہیں تو ... ہوں کہ
پردے کے ساتھ ہی نکاح بیاہ کے قانون ...
آنے والی ہے ... گراہ ...
... ماضی پر عمل ۔ مرد ...
خود ... آج اس ...
اس ... کا ...
مطلب کے وقت ... بازار ...

... ناکتخدا لنسا با تصویر

... کی اصلی کتاب با تصویر ... صفحات قیمت ...

الانسان سب کی نظروں سے پوشیدہ

... کو ... کوئی ... کتاب ...
...
... ۲۲ صفحات قیمت ...

۲۰ منٹ میں ہمزاد حاضر

... کی سلیمانی انگشتری ... کی ضرورت ...
...
...

ایم بی اے ... ضلع سہارنپور

اگر آپ ... ہیں تو ... کا ... محمد ... مدرسہ ... سے طلب فرما کر لطف اٹھائیے ۔

وہاں کتنے کو تیار۔ پھر جا کہیں بچیوں لڑکیاں کے
تم کہاں کے ہم۔ بی بی جلالی ہو کہ سال بھر بچے یک
دفعہ بھی ایک گھنٹی چھڑی اٹھیں بتائیں پیٹ نکالا
چلتے جاتے ہیں جب بالو پر سو تمہارا ماری کرو۔
اور تم یہ جو کہو کہ قانون بنوا کے ایسی اولاد کی
پرورش کا حق اور ایسی جورو کا نان نفقہ لینگے
تو پھر میری بھی اس خریا نے تمہارا
کیا بگاڑا ہے جو اسے تو فتنے کی نظر میں
ہے۔ یہ کیا کہ جو چاہے مطلب کی بات
ہے بس وہی دیکھئے۔ میٹھا میٹھا ہپ ہپ
کڑوا کڑوا تھو۔ آج تو ایسا بہت کم
ہوتا ہے کہ باپ اپنی اولاد سے انکار
کر جائے پردہ اٹھ جانے اور بی بی کے
دوستوں کے ہاتھوں کھلونا بن جانے پر
یہ انکار ممکن ہو جائیگا۔ فرض کرو کہ
کوئی کہے کہ بی بی کے گھر
تم نے فلاں دن فلاں رات کے
نیچے اکیلے میں یہ بچہ پایا تھا۔ میاں
کہیں گے جھوٹ۔ وہاں تو ہم تفریح
کے لیے گئے تھے اکیلا بھی ساتھ تھا۔
ڈھکا بھی ساتھ تھا۔ تم چار گھنٹے
فلاں دوست کے ساتھ ناچتی رہیں
میں کیا جانوں تھیٹر کے کس بیچ کچھ
جھک ڈالی۔ اگر بی بی کا دعوے
ٹھیک ہوا اور حاکم کی سمجھ میں آ گیا
تو بی بی اپنے حق سے محروم۔ نہیں تو
میاں بیچارے اوٹ پٹانگ طریقے
کی بلا بندر کے سر خواہ نہ بیہودہ
مفت کا وردگر دہ بہوانہ جو اللہ
میاں نے دیا ہو گا۔

ہیں سو اسلطنت مول لے سکتی ہیں۔ عزیز دوستو
بات چیت کر سکتی ہیں۔ اور ابھی ہیں یہ کوئی بڑی
بے تشخیص زن کے پھینکتا ہے تو پھر وہ سب باتیں کیا
بلکہ وہ ہر سی اس کی ہم تو عورتیں کرتی ہیں۔
تنگ ہو کے نا جو مردوں کی صحبت میں بیٹھنے
خراب ہیں لنڈھا ڈنگا پہنا وا ہیں کہو دوستو

جیب آج کل مرد جو ہیں سب کی قسم ہی چکا اصول ہے
ہمیشہ شرع کو عیب دار بنا تا آسان خیال کیا ہے
اپنے ذاتی عیب سے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ یہ غضب
ہے خدا کا کہ کمتی جو کہ پردے کی بیکسی ہم بھی
نے ترکی و ایران سے چھٹکارا پایا۔ مگر چھپائے
پھرتی تھیں۔ سو وہ بیچاری راہ بے پردگی میں پہنچ
کیسی چلی جاتی ہے۔ یہ حقیقت ہی تو ہے
یہ خبر کہتیں کہ اسلام ہی تھا جس نے
مردوں اور عورتوں کے ناجائز اختلاط کی
روک تھام کی۔ نا ذنگ اور طرح جو تو
کر لی چل کے پچھے خفیہ زندگی مرد ہو گی
مفت خفیہ عورتوں کی خفیہ عورتیں
کو چادر بچے کا حکم دیا اسے کہا اپنا
بناؤ سنگار غیروں سے پوشیدہ رکھو
مردوں سے کہا غیر عورتوں سے کچھ واسطہ
رکھنا ہو تو پیچ کی آڑ یا پردے کے
پیچھے سے بات چیت۔ تیرے چار گھر
غیر کے گھر میں نہ گھسے پھرو۔ گھر والی
جاؤ تو دروازے کی راہ سے نہیں کو گئے
نہ پھاندو۔
میری تو تم یہ بھی نہیں کہہ سکتیں کہ
ان طریقوں سے زندگی بسر کرنی کٹھن
ہو جاتی ہے۔ ہماری زندگی یوں ہی بسر
ہوئی اور دیکھ لو آج تک ماں باپ اور
ساس سسروں کی آبرو لیے بیٹھے ہیں
مجھے بہت کچھ کہنا ہے مگر کیا کروں
وقت نہیں ہے۔ خیر زندگی ہے تو پھر کسی
ہفتہ جو کچھ کہنے سے رہ گیا ہے کہہ ڈالوں گی
ابھی تو میں نے بہت تھوڑی باتیں
کہیں ہیں۔



الف لیلہ کا ایک سین ولیان ریاست اور حاجی آلہ دین

۔۔۔ حضور یہ چراغ الہ دین والا عمل بنایا چراغ لے کے چراغ سے بدل لیجئے آپ کی لت
قریب حاجی کے لیے۔ حاجی کی کوشش آپ کے لیے بیس روپے کی دوا سے
مرگ کی گردن پر چڑھا ہوا ہے نہایا ہے۔ پھر اجالا ہی اجالا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک جھگڑا نہ ہوگا اللہ اور جورو
میں گھس پل کے بیٹھنے سے یہ سیر کرنا کوئی بڑا
ہم نہ تھی نہ ہے اس سے ہزاروں لفنگے فرد
ہوتے ہیں۔ شرعاً یہ تو قوموں کی بنائی ہوئی
نہیں ہے۔ ضرورت ہو تو عورتیں گھر سے باہر نکلتی

کی بغل میں بیٹھ پہلو گرا دو اپنی مرضی سے جو بن
دو حُسن کی خیرات بانٹو۔ جب جب علم ہو گا
ہے کوئی کام نہیں رکھتا۔ ساری برائی فرو ہو گا
میں ہوتی ہے۔ مگر میری بتا یہ نہ کہو کہ شرع کا حکم
بھی یہی ہے جو ہم کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں جتنے

آج مس سلطانہ یکم جولائی نے اپنی گفتار ہی دینا
کی نام کمائی اخباروں کا نفرنس میں بیٹھی ہے
میں نے بھی ان کی لن ترانیاں دیکھی ہیں تو مجھی
ذری غور سے اس کی باتیں کیا صاف معلوم ہوتا
ہے جیسے کوئی رونا ہوا آدمی ہنسی کی نقل کرے



مار بد بدتر بود از مار بد

جان بل۔ اچھا تم نے میرے دوست جاپان نے بھی اپنی ٹانگ
جاپان۔ ماشاء اللہ بھائی صاحب اژدہے نے چوٹ کی۔
دونوں سے ادھر بھی تو آدھی چلت دو۔ ہم دونوں جھنڈی کا
منتر پڑھتے ہیں۔

جان بل۔ ماموں [illegible]
ماموں سام۔ نہیں پہلے تم آگے بڑھو۔

[illegible] کے پاس [illegible] کی جگہ [illegible]
پی جاکرے اور آنسو پی جائے [illegible]
دیکھنے والے کہیں [illegible] نہیں رہی ہیں یہ کہتا
کبھی [illegible] بات کی تھی مگر ماں نے بات
کر لی چودھری خدا کا جواب نہ دیا میرے لڑکے
کا باپ بہت اچھا آدمی ہے مگر میں اس کا نام
[illegible] وہ کہتا ہے میرا نام نہ لو۔ بچے ہیں بہت
سے [illegible] پڑے ہیں جو اس لڑکے کا باپ
ہو تو قبول کرے [illegible] اور اپنے
[illegible]
کیا ہے چالیس برس کے بعد [illegible]
[illegible] ہے۔ باقی باقی

راقم

تمہاری خیر خواہ بی نصیبن

اس قحط میں سوراج ملک کے مجتمع دل اور زبان میں ہونے نہ پائے موافقت

سنتے تھے کہ پی ساستی کا حسن [illegible]
کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بھی پسندیدگی
کی سند حاصل کر لیا تھا۔ مگر نہیں معلوم کہ اب
اس میں کیا کمی واقع ہو گئی کہ لوگ اسے نفرت کی
نگاہ سے دیکھنے لگے۔

دنیا کی ہوا کا رخ ہمیں بتا رہا ہے کہ اگر انسان
ہر دلعزیزی کا خواہاں ہو تو اسے اپنے ظاہر و
باطن میں فرق رکھنا چاہئے۔ فی الاصل یہی حکمت
عملی ہے اور یہی [illegible] پالیسی ہے۔ دل [illegible]
کی ترجمانی سے زبان کو ہمیشہ غائب رہنا چاہئے
ورنہ [illegible] کا مقولہ آئندہ [illegible] خاطر کو
گرد کدورت سے مکدر کئے بغیر نہ رہے گا۔ اب اس
شعر کے مضمون کو جان تک جلد ممکن ہو دماغ کی
کوٹھریوں سے ڈھونڈ کر نکال رکھنا چاہئے کہ

ساستی سرجب رضائے خداست
کس نہ دیدم کہ گم شد از رہ راست

سنا جاتا ہے کہ عنقریب ہمارے صوبے کی وزارت میں
انقلاب کا حامی ہونے والا ہے اور اس کی علت غائی
یہ بیان کی جاتی ہے کہ غیر [illegible] وزراء نے [illegible]
سائمن کمیشن کے متعلق بے اعتباری کا اظہار کر دیا
تھا۔ اسی بیان سے استفسار کیا جاتا ہے کہ
اگر اس خبر کی قوم میں ساستی کا [illegible] ہے تو پھر [illegible]
[illegible] سیل [illegible] جانے کے بعد اس
[illegible] کی [illegible] بھی [illegible] لازم ہے۔
[illegible] زبان نہ پسند [illegible]
سائمن صاحب [illegible] اپنے رفقاء کار کے کمیشن کی
شکل میں ولایت سے [illegible] کرتے ہوئے
ہندوستان تشریف لانے تھے کہ

مان نہ مان میں تیرا مہمان

چنانچہ ہندوستان نے بھی صاف دل سے
انکے اور انکی پارٹی کے حق میں وہی برتاؤ کیا
جو [illegible] ناخواندہ مہمان کے
ساتھ ہوتا ہے۔

ہندو وزراء کا اتنا سا قصور تھا کہ انھوں نے
عوام کے نیابت کی حیثیت سے اہل ہند کے
حقیقی خیالات کا سچائی کے ساتھ اظہار کر دیا
اور خود کمیشن کے بائیکاٹ پر آمادہ ہو گئے۔
اگر راست گفتاری کی قدر ہوتی تو ہمارے
صوبے کے وزراء ارباب قدرت کے نزدیک بالعزاز
قابل تحسین قرار پاتے۔ مگر افسوس ہے کہ انھوں
نے پالیسی کے مکتب میں داخل ہونے کے درس
حکمت کی تکمیل نہیں کی تھی۔ ورنہ انکے ضمیر کی آواز
زبان سے مطابقت نہ کرتی اور ان کی حق گوئی
آج انکے پایۂ وزارت کو متزلزل کر کے انھیں
اس امتحان میں ناکام نہ کر دیتی۔
غالباً وزراء حال کا یہ انقلاب انگیز عمل انکے
جانشینان مابعد کے لئے سبق عبرت ثابت ہوگا
اور وہ اپنے عہدے کی قدر کر کے پالیسی کے
حدود سے متجاوز نہ ہوں گے۔ بصورت
خلاف ورزی [illegible] ایک دن
انھیں بھی مستعفی ہونے پر مجبور کر دے گا۔
خوشا بحال [illegible] انکو دنیا سازی سے
کام لینا ضروری ہے اور یہ اسی حالت میں ممکن
ہے کہ دل اور زبان کے درمیان دورنگی کا پردہ
حائل رہے۔ ادھر یکرنگی کا خمیازہ موجودہ
وزراء صاحبان کو تنبیہاً اپنے آئندہ [illegible]
رکھنے پر آمادہ کرتا ہے

[illegible]
سخن [illegible] خدا [illegible]

ادھر ساستی صاحب [illegible] خیالیان وزارت
سے فرما رہی تھیں کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو تم
[illegible] وزارت کے [illegible] جال میں [illegible]
نہ پھنسنا۔ اب دیکھیں کہ کون کس کی بات پر
عمل کرنے کو تیار ہوتا ہے اور آئندہ وزراء
کی چال لنگڑی ہوتی ہے یا [illegible]
سرپٹ یا [illegible]

راقم

خبر [illegible] از [illegible] ضلع فرخ آباد

اجلاس [illegible] صاحب بہادر حاکم [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] موضع گمبھر [illegible]
[illegible] پرگنہ [illegible]
[illegible]

بنام

[illegible]

اشتہار

چونکہ [illegible] ثابت ہو گیا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] موضع گمبھر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر [illegible] کسی شخص کو کوئی
عذر ہو تو تاریخ [illegible] کے اجلاس [illegible]
میں حاضر ہو کر پیش کرے

آج بتاریخ [illegible] دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
[illegible] بقلم انگریزی

کھانے کی میز، خرچ اور پنچ کی بدولت عذر

دیکھیے واللہ جب بھلے دن آتے ہیں تو بات یوں بنتی ہے۔ گرما گرم خبر ہے کہ بیز بہار پنچ کے کھانے جمع تھے تو بابا کی خاص خوراک بھی جس پر بعض جانور غزلنے لگتے ہیں ضرور ہوگی کہ اس خوراک کا ذکر بھوک کی جا بجا بیچ پہ چاک وہ میں آپس میں بڑے مہمان نے کیا فقرہ کہ تم کو سیری مقدار حق ادا نہیں پڑے گی میزبان صاحب اپنی بات پہ انٹے کہ صاحب میری ذاتی مصلحت میں آپ دخل دینے والے کون؟ مہمان صاحب چھری کانٹا اٹھاتے بیٹھا اور میزبان کی بات پہ نسبت بیچ کے لاڈ کرتے ہوتے... تم نے بابا بھر میں ایسا انسان کا ذکر یاد رہا شہر بھر جانشین کا کرنا کیسا میزبان غریب نے تو آنکھوں میں کاجل کی سلائی بھی نہیں پھیری۔ بڑھاپے میں پہ جنتا کے منہ کالا ہونے کا اور کون آسان نکلا ہے بغیر منہ کالا ہوا یا نہیں مگر سنتے ہیں کہ دونوں میز سے بھوکے اٹھ کھڑے ہوئے اس تماشے میں ہمارے دوست حاجی صاحب کی دل جمعی کا سامان ہو گیا۔

وہ اقبال جعفر پنجابی فقرے کہ اڑتیے سے آئندہ کے لیے وہ پرانے جھگڑوں سے جان چھڑا کے ولایت جا بیٹھے وہاں پہونچ کے چند ریاستوں کی بیچی کھچی دولت پیوند یا رفو کرانے کا انتظام کریں گے کیکی بیا لے جم کیلی ہے سیاں گٹ باشد ان بیچی اب آئے وہ جوڑ گرہ کا ساتھی تو کہیں جو ٹولنگوٹیا یار ہو جاتا ہے مگر تجربہ بتاتا ہے کہ ریاستیں اکثر بے مروت اور حق فراموش ہوتی ہیں۔ تمام عمر کے ناز اور اتنا اور وہ خفیف سے چلے رہ ان پنج شنبیری کا حوصلہ اتنا ہی کیوں سرکار بہ خدا ایسی سرو تغیرات پر عمل تو کیا گیا گزشتہ برس حاجی صاحب! معاملات کی کا پیاں ساتھ لیتے جاؤ۔ انھیں چھپوا کر اور بھیجئے اعمال ساچے کے خلاف ظاہر ہوتے ہیں۔ انھیں اہل انصاف کو ریئی کا تون تک پہونچا کر اور ثنا بجائی اجرت نقد ادا کیا کسی کی عبرت ہو گئے راہ نے سر اڑا کے لاشے

حال خراب اپنے مزاج کا حال بیان کیا تھا انھوں نے تخصیص اوقات کی اہمیت میں بڑا وقت کا حال بلکہ بیچ یا اب وہ راہ بچھ کر کے بیچ بھی اس زمانے کو ایک قوال کی جو دو تھی خواب آشنا صاحب کی خوش تھی کہ خان صاحب نا وقت گھر پہنچے آ گئے سامنے حوض تھا اس نے آشنا سے کہا اتر جاؤ کمر کھلا ہوا حوض تھا بچھا کر سر پہ دو نعمت کے حوض میں اتر ا دیا۔ میاں بی بی کے لیے سیوہ لائے تھے دونوں کھانے بیٹھے اور خرد و بی کہ آؤ تم حوض پہ نشانہ لگائیں دیکھیں کس کا نشانہ ٹھیک ہے اب سیوے کی نشانہ بازی کچھ یا آشنائی کی جو تھی گر تر بتر کا بھلا ہو گیا۔

واقف

دسترخوانی

پانچواں حضرت! قوم پہ بار ہونے کی بہ نسبت تو یہ مسرت ہے کہ امیروں سے خارج عیاشی لینا بہت غنیمت ہے۔ سال بھر روزی نصیب غازی۔ ر۔ ا مہاراجہ اور (مہمان) کا اصرار بیجا تو ہوا اس کا لازمی کے نام کے ابتدائی تین حروف کا اثر ہے کہ پہلے مصلحت خورشی نگوری مانند نواب صاحب بالمیرہ نے خدا نخواستہ کبھی علوم کی خدمت نہیں کی وہ ایک مولوی پالے تھے انھیں بھی رخصت کر دیا قوم کی خدمت نہیں کی۔ خیرات میں قدم نہیں بڑھایا مگر بھروں پر ایک تقریب رولیسی کی ہر انشاء اللہ کی دیباچہ معاوضاتی لائیو کے جنس کا پایہ کیسے دوڑے اسکا تو اب تلخ و تند الفاظ کی صورت میں تو بہت مناسب ہوا۔ ہم کون اور آپ کون؟

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"اضلاط" یا "افراط"

گرما گرم خبر ہے کہ ایک بے نقط پر یہ ہمارے گلگتہ لکھنؤ اللہ ہے۔ یہاں دو گروہ ہیں ایک گروہ کا یہ ہے اور اس نام کو صحیح سمجھتے ہیں "اضلاط" (زبان) کہتا ہے اور صاد سے اضلاط پڑھتا ہے۔ دوسرا خلاف ہے وہ افراط کا سمجھ کے پڑھتا ہے اور یہی ایسا پڑھتا ہے کہ یہ جو لفظ "افراط" کا حاصل بچا کچھ نہیں کر تم اور بہول کی خوشبو دار ہوا چھی باقی رہ دکھاتے اور اس کا خدا کی آپ کہا رہے ہیں عام قومی مقاود آل اغراض کی ملکیت بہر کسی کا ادا دیے جائیں۔ یا بر خلاف عکس کی تھی بن جل سرا یا تو مضمون ادارہ میں ہم کے دیکھے اور پنچ ہوئے کا اعلان قومی پر چھاپا نا مناسب ہے جانے ان میں سچا کون ہے جھوٹا کون؟ لیکن اتنا ہم بھی جانتے ہیں کہ ضد ضد اٹھے ہوئے ضرور تیار کی ہے اسمیں اصلاح ضرور ہوگی۔ مدت سے میاں جانے دوران گھیروں کو قوم کی ہوائیں ہی بگڑی ہوئی ہے مدت ہوئی کہ کوئی اور الجھا نے آہ وہ کی تمہید کے ساتھ اقرار کرلیا ہے۔ مذہب کا بیان... قطع کار طبابت انشاء اللہ الافراط کا نسخہ بھی بتانی ہے اور وہ یہ میری مرض بیماری ہی کہنہ ہے۔

التماس

(۱) گزشتہ ہفتے سے خاکسار بیچری کی آنکھ خوب کی ہر وقت زیر دستی خوشخوروں کی آنکھوں سے رنگ ڈالنے پر آمادہ ہو گئی یعنی سرخ ہو گئی اور پھر کھانے کی جانب روانہ کر لیا تھا اب وہ مصیبت ہو رہی ہے کہ دیکھا ہوا درد کو سکتا ہے گر اور اس کا سے بیاس بجھتی نہیں۔ آ گئی کی میاں پنچ کے ہاتھ گئی ایک ہفتہ دیکھتے ہی ہو گئے بیماری کا تصور فرما لیجیے تو آپ کا احسان آنکھوں پر ہوگا۔

(۲) کئی کتابیں اور بہت بغرض تبصرہ موصول ہوئی آنکھیں اچھی ہو گئیں تو دیکھا جائے گا۔

(۳) سلسلہ وار مضامین کی گمراہی کی وجہ دلی۔ یہ بھی آنکھوں کا قصور ہے۔

(۴) اور پہ دیکھنا اور دستوں کو محروم رکھنا دینی ہے خلاف اور انتظام کا بیچ دو ہو کر اب ٹارگٹ کا خاتمہ تنا نا غلط اور بھی پیدا کیجیے کر دل بڑھانا ہے لگے۔

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سیج گنج ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے صدمے سے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ٹھمری اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے سدہا ارگن کی ٹھمری اور ہوریان اس کتاب مین انکے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو ان چیزون کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے کتاب مین لکھ دیے گئے ہین ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جیسے کہ استاد خود تعلیم دیتا اور ایک معمولی ہارمونیم یا ستار کی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر شاہکار اساتذہ بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام میں لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ نازا میں موجود ہے قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اردوئے معلّیٰ لکھنؤ